

کتابُ الشَّفَاعَةِ

16

شفاعت کا بیان

الشَّفَاعَةُ جَمِيعًا

مُحَمَّدٌ قَبْلُ کِلْدَانِي

حکایت پبلیکیشنز

16

کتابُ الشَّفاعةِ

شفاعت کا بیان

مُحَمَّد قَبَائِلُ کِلْدَانِی

حَکیمِ پبلیکیشنز

2- شیش محل روڈ، لاہور، پاکستان

فہرست

نمبر شمار	اَسْمَاءُ الْاَبْوَابِ	نام ابواب	صفحہ نمبر
1	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	11
2	اِصْطِلَاحَاتُ الْحَدِیْثِ	اصطلاحات حدیث	41
3	تَعْرِیْفُ الشَّفَاعَةِ	شفاعت کی تعریف	42
4	اَلشَّفَاعَةُ حَقٌّ	شفاعت برحق ہے	44
5	اَلْعَقِیْدَةُ الشَّرْکِیَّةُ فِی الشَّفَاعَةِ	شفاعت کا مشرکانہ عقیدہ	45
6	اِبْطَالُ الْعَقِیْدَةِ الشَّرْکِیَّةِ	شفاعت کے مشرکانہ عقیدہ کا ابطال	47
7	اَلْعَقِیْدَةُ الصَّحِیْحَةُ فِی الشَّفَاعَةِ	شفاعت کا صحیح عقیدہ	53
8	اَلشَّفَاعَةُ وَالْمَلٰئِکَةُ	شفاعت اور فرشتے	56
9	اَلشَّفَاعَةُ وَالْاَنْبِیَاءُ	شفاعت اور انبیاء	58
10	شُرُوْطُ قُبُوْلِ الشَّفَاعَةِ	قبولیت شفاعت کی شرائط	60
11	اَلشَّافِعُوْنَ	شفاعت کرنے والے	69
12	اَلْاَعْمَالُ الْمُوْجِبَةُ لِلشَّفَاعَةِ	حصول شفاعت والے اعمال	75
13	اَلْمَخْرُوْمُوْنَ مِنَ الشَّفَاعَةِ	محروم شفاعت	78
14	مَنْ هُوَ الْمَآذُوْنُ لِلشَّفَاعَةِ؟	شفاعت کی اجازت کسے ملے گی؟	79
15	اِخْتِیَارُ الشَّفَاعَةِ لِامْتِنِہِ عَلٰی دُخُوْلِ الْجَنَّةِ	امت کے لئے جنت میں داخلہ کی بجائے شفاعت کا انتخاب	81

فَہْلُ مِنْ مُدَّکِرٍ؟

ہے کوئی نصیحت لینے والا؟

جس روز

- ◎ آسمان پھٹ جائے گا۔ (1:82)
- ◎ چاند بے نور ہو جائے گا۔ (8:75)
- ◎ ستارے بکھر جائیں گے۔ (2:82)
- ◎ پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں گے۔ (6:56)
- ◎ قبریں کھول دی جائیں گی۔ (4:82)
- ◎ لوگ بکھرے پتنگوں کی طرح ہوں گے۔ (4:101)
- ◎ دل کانپ رہے ہوں گے۔ (8:79)
- ◎ دیدے پتھر ا جائیں گے۔ (7:75)
- ◎ کلیجے منہ کو آ رہے ہوں گے۔ (18:40)
- ◎ چہرے خوف زدہ ہوں گے۔ (2:88)
- ◎ سورج ایک میل کے فاصلہ پر ہوگا۔ (مسلم)

◎ آپ ﷺ اذن شفاعت کے لئے عرش الہی کے نیچے سجدہ میں گر پڑیں گے جب تک اللہ چاہے گا۔ (بخاری و مسلم)

◎ سجدے میں حمد و ثناء بیان کریں گے جب تک اللہ چاہے گا اور جو کچھ اللہ تعالیٰ چاہے گا۔ (بخاری و مسلم)

◎ جب اذن شفاعت ملے گا تب آپ ﷺ شفاعت کریں گے، آپ ﷺ کی شفاعت سنی جائی گی اور قبول کی جائے گی۔ (بخاری و مسلم)

فَالْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ
كَمَا يُحِبُّ رَبَّنَا وَيَرْضَى

پس..... اے ایمان والو!

اے بصیرت اور بصارت رکھنے والو!

اے دانا اور بینا لوگو!

ذرا غور کرو اور سوچو!

اس روز نجات کس لئے!

◎ شفیع اور مشفع رسول ﷺ کی شفاعت حاصل کرنا اچھا ہے یا خود ساختہ

سفارش کی سفارش کرنا اچھا ہے؟

أَفَلَا تَعْقِلُونَ؟

کیا تم عقل سے کام نہ لو گے؟

﴿لَنْ يُصْلِحَ آخِرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ إِلَّا بِمَا صَلَحَ أَوَّلُهَا﴾ اس امت کا آخری چیز سے درست ہوگا جس سے اس کا اول درست ہوا۔ یعنی خالص اتباع کتاب و سنت سے۔ افسوس ہے کہ آج امت پر عقلانیت کی وہی بادیسموم چل پڑی ہے اور امت پھر اسی پستی و ادبار کی طرف جارہی ہے اور اس کا علاج وہی ہے جو امام مالک رحمہ اللہ نے تجویز فرمایا تھا۔

خوشی کی بات ہے کہ ملک سعودیونیورسٹی، ریاض کے استاد محمد اقبال کیلانی ایک دین پسند فاضل ہیں اور شروع ہی سے دینی تحریکات سے وابستہ اور ان کے زیر سایہ کام کرتے رہے ہیں۔ اس کام کے نتیجے میں ان پر یہ عقدہ کھلا کہ امت کی اصلاح کا اصل کام یہ ہے کہ اسے خالص کتاب و سنت کی تعلیمات سے وابستہ کیا جائے اور ادھر ادھر کے خیالات اور فلسفیانہ اور عقلی موٹھا گیوں میں اسے الجھایا اور مبتلا نہ کیا جائے۔

چنانچہ انہوں نے اس کام کی انجام دہی کا بیڑا اٹھایا اور عامۃ الناس کے روزمرہ کے مسائل کے تعلق سے خالص کتاب و سنت سے معلومات جمع کرنی اور ترتیب دینی شروع کیں۔ چنانچہ دیکھتے دیکھتے کئی کتابیں تیار ہو گئیں۔ نوجوانوں اور طالبان ہدایت کے لئے ایک خالص اور جامع دینی کورس تیار ہو گیا۔

مولف نے تفہیم السنۃ میں مسائل و احکام کی دریافت اور ان کے حل کے لئے جو منہج (طریقہ) اختیار کیا ہے کوئی شبہ نہیں کہ یہ وہ واحد منہج ہے جس سے اختلاف کی کوئی گنجائش نہیں اور جو بالکل بے خطا ہے۔ یہ ممکن ہے کہ بعض مسائل کی تحقیق میں موصوف کی نگاہ متعدد روایات میں سے کسی ایک ہی روایت تک محدود رہ گئی ہو اور اس طرح انہوں نے جو نتیجہ اخذ کیا ہو، اس سے اختلاف کیا جاسکے، لیکن ان کے منہج کی سلامتی اور درستگی سے اختلاف اور اس میں شک نہیں کیا جاسکتا۔ اس لئے ان کی کتابوں سے تقریباً کامل اطمینان کے ساتھ استفادہ کیا جاسکتا ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِهِ الْأَمِينِ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ ، أَمَّا

بَعْدُ !

شفاعت کا مصدر ”شَفَعَ“ ہے جس کا مطلب ہے ایک چیز کو دوسری چیز کے ساتھ ملانا اور جوڑنا (جفت) بنانا۔^① شفاعت کا مطلب ہے کسی کمزور آدمی کی مدد کے لئے کسی بڑے آدمی کا ساتھ مل جانا یا دوسرے لفظوں میں سفارش کرنا، سفارش میں سفارش کرنے والا چونکہ حاجت مند کا جوڑ بن جاتا ہے اس لئے اسے عربی میں ”شَفِيعٌ“ کہتے ہیں اور جس کے لئے سفارش کی جائے اسے ”مَشْفُوعٌ“ کہتے ہیں۔ شرع میں قیامت کے روز کسی گنہگار آدمی کی مغفرت اور بخشش کے لئے فرشتہ، نبی یا ولی کی اللہ تعالیٰ کے حضور سفارش کو شفاعت کہتے ہیں۔ سفارش کی ابتداء رسول اکرم ﷺ کی شفاعت سے ہوگی۔ آپ ﷺ کی اس ابتدائی شفاعت کو شفاعت کبریٰ یا شفاعت عظمیٰ کہا جاتا ہے۔ آپ ﷺ کی شفاعت عظمیٰ کے بعد دیگر انبیاء، صلیٰ اور اولیاء کی سفارشات شروع ہوں گی۔

شفاعت کے بارے میں ہمارے ہاں بہت سی غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں جن کی اصلاح بہت ضروری ہے عام طور پر شفاعت کا تصور یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے اور محبوب بندوں کا اللہ تعالیٰ کے ہاں بڑا اثر و رسوخ ہے ان کی ہر بات مانی جاتی ہے لہذا اگر ہم کسی صالح اور ولی اللہ کے دامن سے وابستہ ہو جائیں اور اسے راضی کر لیں تو وہ قیامت کے روز ہماری سفارش کر کے ہمیں ضرور بخشوا لے گا اور ہم جنت میں داخل

① قرآن مجید کی آیت ہے ﴿وَالشَّفِيعُ وَالْوَكِيلُ ۝﴾ ”قسم ہے جفت (راتوں کی) اور طاق (راتوں کی)“ (3:89)

اپنے شفیع اور سفارشی سے اسی طرح ڈرنے لگتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنا چاہئے۔ یاد رہے کہ ماورائے اسباب کسی کا خوف اور ڈر بھی عبادت میں شامل ہے جو صرف اللہ تعالیٰ کے لائق ہے۔

⑦ جو عظمت، کبریائی اور جلال اللہ تعالیٰ کے لئے خاص ہونا چاہئے وہی عظمت، کبریائی اور جلال شفاعت کا امیدوار اپنے خود ساختہ شفیع کے لئے محسوس کرنے لگتا ہے۔

⑧ جس طرح انسان کو ہر وقت اللہ تعالیٰ کی نظر کرم اور لطف و احسان کا محتاج رہنا چاہئے مشفوع اسی طرح اپنے آپ کو خود ساختہ شفیع کی نظر کرم اور لطف و احسان کا محتاج سمجھنے لگتا ہے۔

⑨ خود ساختہ شفیع کو اللہ تعالیٰ کی تمام صفات سے متصف کرنے کے بعد انسان اسے اللہ تعالیٰ کی جگہ اپنے سارے معاملات کا کارِ مختار سمجھنے لگتا ہے۔

⑩ اللہ تعالیٰ سے بے پرواہ اور بے خوف ہونے کے بعد عملی زندگی میں انسان اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور فرمانبرداری کی قطعاً کوئی پرواہ نہیں کرتا اور یہ سمجھتا ہے کہ تمام ناجائز اور حرام کام مثلاً رشوت، سود، جوا، شراب، زنا، غصب، دھوکہ اور فریب وغیرہ کرنے کے بعد سال بھر میں ایک بار ”حضرت صاحب“ کے آستانہ عالیہ پر گرانقدر نذرانہ پیش کر دینے سے گزشتہ سارے گناہ معاف ہو جائیں گے۔

قارئین کرام! غور فرمائیے عقیدہ شفاعت کا غلط تصور قدم قدم پر آدمی کے لئے کس طرح شرک اکبر اور گمراہی کے دروازے کھول دیتا ہے اور انسان بے دھڑک اس راستے پر بڑھتا چلا جاتا ہے۔ شفاعت کا یہی وہ تصور ہے جس کے بارے میں قرآن مجید نے بار بار خبردار کیا ہے کہ قیامت کے روز ایسی شفاعت ہرگز قبول نہیں ہوگی۔ چند آیات ملاحظہ ہوں۔

① ﴿وَاتَّقُوا يَوْمًا لَا تَجْزِي نَفْسٌ عَنْ نَفْسٍ شَيْئًا وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَلَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَلَا هُمْ يُنصَرُونَ﴾ (123:2)

”اور ڈرو اس دن سے جس دن کوئی شخص کسی دوسرے کے کام نہیں آئے گا اور نہ کسی کے حق میں کسی کی سفارش فائدہ دے گی نہ ہی کسی سے فدیہ قبول کیا جائے گا اور نہ ہی یہ لوگ مدد کئے جائیں گے۔“

(سورہ البقرہ، آیت 123)

② ﴿وَيَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُولُونَ هَؤُلَاءِ شُفَاؤُنَا عِنْدَ

اپنی زندگی میں کتنے جھوٹ بولے؟ کتنے سچ بولے؟ کتنی نمازیں پڑھیں؟ کتنی چھوڑیں؟ کتنی دولت کمائی اور کیسے کمائی؟ کتنی خرچ کی اور کہاں خرچ کی؟ کتنے حقوق العباد ادا کئے اور کتنے ترک کئے؟ رات کی تاریکی میں کیا کیا؟ دن کی روشنی میں کیا کیا؟ مرنے کے بعد وہ کہاں دفن ہوا؟ زمین نے اس کے جسم کے کتنے ذرات ختم کئے، کتنے باقی رکھے؟ مرنے کے بعد اس کا نامہ اعمال کہاں محفوظ رہا؟ اور ایسی ہی دیگر تفصیلات اللہ تعالیٰ کے ذاتی علم میں ہیں۔ یہ معاملہ صرف ایک انسان کا نہیں بلکہ روزِ ازل سے لے کر روزِ ابد تک پیدا ہونے والے تمام انسانوں کا ہے۔

انسانوں کے بعد جنات اور فرشتوں کے بارے میں بھی ایسی ہی تفصیلات کا قیاس کر لیجئے، ان کے علاوہ دیگر تمام بری، بحری اور فضائی مخلوق کا تصور کیجئے۔ جاندار مخلوق کے علاوہ غیر جاندار مخلوق حجر، شجر، دریا، سمندر، چاند، ستارے وغیرہ میں سے کون سی مخلوق ایسی ہے، جس کی تفصیلات اللہ تعالیٰ کے ذاتی علم میں نہیں؟ امر واقعہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی صرف ایک صفت ہی اس قدر لا محدود ہے کہ اس کی تفصیلات احاطہ تحریر میں لانا ممکن نہیں، اللہ تعالیٰ کی اسی ایک صفت سے باقی تمام صفات پر قیاس کیا جاسکتا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد مبارک کس قدر سچ ہے:

﴿قُلْ لَوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لَّكَلِمَاتِ رَبِّي لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ أَنْ تَنْفَدَ كَلِمَاتُ رَبِّي وَلَوْ جِثًّا بِمِثْلِهِ مَدَدًا ۝﴾ (109:18)

”اے نبی! کہو اگر سمندر میرے رب کے کلمات لکھنے کے لئے روشنائی بن جائیں تو وہ سب ختم ہو جائیں گے لیکن میرے رب (کی توصیف اور تعریف) کے کلمات ختم نہ ہوں گے بلکہ اتنی ہی روشنائی اور بھی لے آئیں تو کفایت نہ کرے گی۔ (سورہ الکہف، آیت 109)

غور فرمائیے! انبیاء، صلحا اور شہداء میں سے کون ایسا ہے جو اللہ تعالیٰ کی لا تعداد صفات میں سے کسی ایک صفت میں ہی اللہ تعالیٰ کا مقابلہ کر سکے، ذرہ اور آفتاب کی نسبت سے ہی سہی، اگر کوئی مقابلہ نہیں (اور واقعی نہیں) تو پھر اللہ تعالیٰ کے لئے افسرانِ بالا کی مثالوں سے دین سمجھنا یا سمجھانا اللہ تعالیٰ کی صفات اور قدرتوں کا انکار نہیں تو اور کیا ہے؟ اس لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے:

﴿فَلَا تَضْرِبُوا لِلَّهِ الْأَمْثَالَ إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ۝﴾ (74:16)